اعلیحضرت احمد رضا خانصاحب بریلوی کا

فتویٰ

ردّ الرفضہ

۱۳۲۰ھ

مصنفہ :-

ملنے کا پتہ اسلامی کتب خانہ چکوال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہدایت برادرانِ اہلِ سُنّت کیلئے یہ نفیس وضروری فتویٰ دافع بلا و بلوے جس میں عظیم وجلیل سندوں سے روشن کیا ہے کہ زمانہ حال کے جسقدر رافضی تبرّائی ہیں علی العموم سب کافر و مرتد ہیں ان کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمانوں کا سا برتنا حلال نہیں۔ رافضی اپنے کسی مورث مسلمان کا ترکہ شرعاً پا نہیں سکتا۔ اگرچہ وہ مورث اس رافضی کا باپ یا حقیقی بھائی ہو۔ رافضی مرد یا عورت کا نکاح کسی مسلمان یا کافر رافضی یا غیر رافضی اصلاً کسی سے نہیں ہو سکتا محض زنا ہوگا۔ اور اولاد ہرگز صحیح النسب نہ ہوگی۔

اعلحضرت **احمد رضا** خان صاحب کا فتویٰ

المعروف

رَدُّ الرِّفضہ ۱۳۲۰ھ

تصنیفِ لطیف و ترصیف منیف عالم اہل سُنّت ناظم ملّت مفتی شریعت حامی طریقت بحر العلوم عطیۃ نبی علامۃ صاحب حجۃ قاہرہ ۔ زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولٰینا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ

ملنے کا پتہ :۔ اسلامی کتب خانہ ۔ چکوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ

از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الحمد للہ الذی ھدانا وکفانا واوانا عن الرفض و الخروج وکل بلاء نجانا والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولٰینا وملجانا وما وانا محمد وآلہ وصحبہ الاولین ایمانا والاحسنین احسانا والاتکفین ایقانا آمین

صورت متفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پا سکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے۔ اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے۔ اگرچہ وہ عصوبت کے منکر بھی نہ ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعۃ (الٰی قولہ) واختلاف الدینین۔

تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی

شان پاک میں گستاخی کرے۔ اگرچہ کہ صرف اسی قدر کہ امام وخلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدۂ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۂ آئمہ ترجیح وفتوےٰ کی تصیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ دُرِ مختار مطبوعہ ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے۔

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ انّ اللہ تعالٰے جسم کالاجسام او انکر صحبۃ الصدیق۔

اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالٰے اجسام کی مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کی صحابیت کا منکر ہونا۔ طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اوّل صـــ ۲۴۴ میں ہے۔ وکذا خلافتہ' اور ایسی ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی یصح الاقتداء بہٖ ومن لا یصح میں ہے الرافضی اِن فضّل علیا علی غیرہ فھو مبتدع۔ ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ فھو کافر رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰے وجہہٗ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ فتح القدیر ہدایہ مطبع مصر جلد اوّل صـــ ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامۃ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اوّل صـــ ۱۳۵ میں ہے۔ فی الروافض

من فضّل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدّیق او عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فھو کافر رافضیوں میں شخص مولیٰ علی کو خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے۔

وجیز امام کروری مطبوعہ مصر جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱۸ میں ہے من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فھو کافر فی الصحیح ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر الاصح:

خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا منکر کافر ہے۔ یہی صحیح ہے اور خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا منکر کافر ہے یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدّقائق مطبوعہ مصر جلد اوّل ص۱۳۴ میں ہے قال المرغینانی تجوز الصّلوٰۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرّافضی والجھمی والقدری والمشبّھۃ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا۔

امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی اور رافضی وغیرہ کے پیچھے ہو گی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو، تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ فتاویٰ

عالمگیریہ یہ مطبوعہ مصر جلد اوّل صہ ۱۴۴ میں اس عبارت کے بعد ہے۔
ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا فی البدائع
ایسا ہی تبیین الحقائق وخلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع
میں ہے اسی کو جلد نمبر ۳ صہ ۲۶۴ اور بزازیہ جلد نمبر ۳ صہ ۳۱۹ اور
اشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور الحاف البصار والبصائر مطبع مصر
صہ ۱۸۷ اور فتاویٰ القرویہ مطبع مصر صہ ۱۳ سب میں فتاویٰ
خلاصہ سے ہے۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنھما والعیاذ
باللّٰہ تعالیٰ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللّٰہ تعالیٰ
وجھہ علی ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ لا یکون کفراً الا
انہ مبتدع۔ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ
کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا۔ مگر
گمراہ ہے اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد نمبر ۴
صہ ۲۱ میں فتاویٰ ظہیریہ سے ہے۔

من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ
فھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر و
الصحیح انہ کافر وکذالک من انکر خلافۃ عمر رضی
اللّٰہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا منکر کافر ہے اور بعض
نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے

اس طرح خلافتِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح تر قول میں وہ کافر ہے۔ وہیں فتاوی بزازیہ سے ہے: و یجب اکفارھم باکفار عثمان و علی طلحۃ و زبیر و عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین حضرت عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد نمبر ۵ صـ۱۳۱ میں ہے:

امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی الاصح، صحیح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت وخلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اوّل صـ۱۰۵ میں ہے الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر رافضی۔

اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔ اسی کے صـ۶۳۱ میں ہے۔

یکفر بانکارہ امامۃ علی الاصح وبانکارہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔

جو شخص ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح

میں کافر ہے۔ یونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے قول اصح پر کفر ہے غنیۃ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص۵۱۴ میں ہے

المراد بالمبدع من یعتقد شیئاً علیٰ خلاف مایعتقد اہل السنۃ والجماعۃ وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن مایعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اہل السنۃ اما لوکان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ العلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذالک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ اوینکر صحبۃ الصدیق اوخلافتہ اویسب الشیخین۔

بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو۔ اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے۔ جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک پہنچاتا ہو۔

اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں۔ جیسے غالی رافضی مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کفر ہیں۔

اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسب کرے یا شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو برُا کہے۔ کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول ومستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی

صـ۳۲ میں ہے۔

ان کان ھواہ یکفر اھلہ کالجھمی والقدری الذی قال بخلق القرآن فالرافضی الغالی الذی منکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ تجوز الصلاۃ خلفہ۔

بد مذہبی اگر کافر کردے۔ جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں۔ شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول صـ۲۰۸ ہامش فتح المعین میں ہے۔

فی الخلافۃ لیسح الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمیۃ والجبریۃ والقدریۃ والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القرآن مشبّۃ وجملتہ ان کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھوا حتی لم یحکم بکوفہ کافر تجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ ورادبالرافضی الغالے الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

خلاصہ میں ہے، بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے مگر جہمیہ وجبریہ وقدریہ ورافضی غالی وقائل خلق قرآن و مشتبہ اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر کہا نہ جائے اس کے پیچھے

نماز بکراہت جائز ہے اور رافضی اور رافضی غالی سے مراد وہ ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر ص ۹۸ میں ہے۔

ان انکار خلافتہ الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضاً ولا تجوز الصلوٰۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقتہ ولا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ فکفرہ ولا تلتفت الی تاویلہ واجتھادہ۔

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا۔ خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے جائز ہی نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو برے کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا۔ نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔ نظم الفرائد منظومہ

علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبیہ صنہ؎ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصلِ من کتاب السیر میں ہے ؎

ومن لعن الشیخین اوسب کافر ؎
ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر ؎
وصحیح تکفیر منکر خلافۃ آل
عتیق وفی الفاروق وذالک اظہر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تبرا بکے یا بُرا کہے کافر ہے اور جو کہے یداللہ سے ہاتھ مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے انکار میں قول مفتح یکفر ہے اور یہی دوبارہ انکارِ خلافت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسرا المقاصد شرح وہبانیہ العلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب لیسر میں ہے۔

الرافضی اذا سب ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما وعنہما یکون کافر اذان فضل علیہما علیا لا یکفر وھو متبدع۔

رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر تبرا بکے کافر ہو جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ اس میں وہیں ہے: من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق فھو کانو فی السحیح و کذا منکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فی الاظہر۔

خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتوی علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ السلام عبید اللہ آفندی پھر معنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول صہ ۹۲-۹۳ میں ہے۔

الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منہا انھم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنہا انھم یسبون الشیخین سود اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر ملتقطا

رافضی کافر ہیں۔ طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں۔ از انجملہ خلافتِ شیخین کا انکار کرتے ہیں۔ از انجملہ شیخین کو برا کہتے ہیں اللہ تعالےٰ دونوں جہاں میں۔ رافضیوں کا منہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ انہیں میں ہے:۔

(ماسب) الشیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما بہ کسب النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وقال الصدر الشہید من سب الشیخین او لعنہما یکفر شیخین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ کو برُا کہنا ایسا ہے۔ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو برُا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔ عقود الدریہ میں

بعد نقل فتوائے مذکورہ ہے۔

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانية لازالت موبدة بالنصرة العلية فی الافتاء فی شان الشیعة المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذالک کثیر منهم والفوفیه الرسائل وممن افتی نبعو ذالک فیهم المحقق المفسر ابو مسعود آفندی العمادی ونقل عبادته العلامة الکواکبی الحلبی فی شراحه علی المنظرمة الفقهیه المسماة باالفوائد السنیه۔

علمائے دولتِ عثمانیہ کو ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے ان سے جو اکابر شیخ اسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوائے دیئے۔ بہت سے طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے۔ اور انہیں میں سے جنہوں نے رافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔

محقق مفسر ابومسعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت عثمانیہ) ہیں اور ان کی عبارت علامۂ کواکبی حلبی نے اپنے منظومۂ فقہیہ مسمی بہ فرائد سنیہ کی شرح میں نقل کی۔ اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف ص ۱۸۷ اور الکردری جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین ص ۱۳ سب میں مناقب کردری سے ہے: یکفر ان انکر خلافتھما او یبغضھما۔

ماحبۃ النبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم لہما۔

جو خلافتِ شیخین کا انکار کرے یا ان سے بُغض رکھے کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے محبوب ہیں بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں۔ جن کی توبہ بھی قبول نہیں تنویر البصار تن در مختار۔ مطبع ہاشمی صـ۳۱۹ میں ہے۔

کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا الکافر بسب النبی او الشیخین او احد ھما۔

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا اشباہ والنظائر قلمی ثانی کتاب السیر اور فتاوٰی آخیریہ۔

مطبوعہ مصر جلد اوّل صـ۹۴-۹۵ اور اتحافِ الابصار والمبصائر مطبوعہ مصر صـ۱۸۶ میں ہے۔

کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ الا جماعۃ الکافر بسبب النبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او احد ھما۔

جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ قبول نہیں۔

ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا۔ دوسرا وہ کہ ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہما

حیات النبیؐ

— مصنفہ —

قبلہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ

دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے سبب کافر ہوا۔ درمختار میں ہے
فی الجر عن الجرھرۃ معز یا للشھید من سب الشیخین
اوطعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی
وابو اللیث وھو المختار للفتویٰ انتھٰی وجزم بہ
الاشباہ واقرہ المصنف۔
یعنی بحر الرائق بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر
شہید سے منقول ہے۔ جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ
عنہما کو بُرا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول
نہیں اور اسی پر امام دبوسی و امام فقیہہ ابو اللیث سمرقندی
نے فتویٰ دیا۔
اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے اسی پر اشباہ
میں جزم کیا اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ غزنی
تمرتاشی نے اسے برقرار رکھا۔ اور پر ظاہر کہ کوئی کافر مسلمان کا
ترکہ نہیں پاسکتا۔ درمختار صہ ۲۸۳ میں ہے۔ موانعہ الرق والقتل

واختلاف الملتین اسلاما وکفرا اھ ملتقطا۔
یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام وکفر کا اختلاف تبیین الحقائق جلد نمبر ۶ صـ۲۴۰ اور عالمگیری جلد نمبر ۶ صـ۴۵۴ میں ہے۔
اختلاف الدین ایضاً یمنع الارث والمراد بہ الاختلاف بین الاسلام والکفر۔
مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے اور اس سے مراد اسلام وکفر کا اختلاف ہے بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔
ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صـ۵۶۳ اور درمختار صـ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صـ۴۵۴ میں ہے۔ صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد۔
بد مذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو۔ تو مرتد کی جگہ ہے۔
غرر متن درر مطبع مصر جلد نمبر ۲ صـ۴۴۶ میں ہے۔
ذوھوی ان کفر فیکالمرتد بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے مثل مرتد کے ہے۔ ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صـ۷۲۹ میں ہے۔ ان حکم بکفرہ بما ارتکبہ من الھوی فکالمرتد۔
اگر اس کی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے

تو وہ مرتد کی مثل ہے۔ نیز فتاوی ہندیہ مصر جلد نمبر ۲ صـــ۲۶۴ـــ اور طریقۂ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صـــ۲۰۷، ۲۰۸ـــ اور برجندی شرح نقایہ جلد نمبر ۴ صـــ۲ـــ میں ہے۔

یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا (الی قولہ) وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ

یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں ایسا ہی فتاوی ظہیریہ میں اور مرتد اصلا صالح وراثت نہیں تو مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز نہیں پا کر اسے پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد نمبر ۶ صـــ۴۵۵ـــ میں ہے۔

المرتد لا یرث من مسلم ولا من مرتد مثلہ کذا فی المحیط۔ خزانۃ المفتین میں ہے المرتد لا یرث من احد لا من المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے۔ اگرچہ تبرا و انکار خلافتِ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں والاحوط فیہ قول المتکلمین انھم ضلال من علاب النار لا کفار وبہ ناخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکرانِ ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً۔

کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے یہاں عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔ کفر اول۔ قرآن اعظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ سورتیں امیرالمومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔ کوئی کہتا ہے۔ یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن میں زیارت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحتہً قرآن اعظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ بے شک اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ بیضاوی شریف مطبع لکھنو ص۴۲۸ میں ہے۔

لہ لحافظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص

یعنی حق تعالےٰ فرماتا ہے ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ اس سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ گھٹا دے جمل مطبع مصر جلد نمبر ۲ ص۵۴۱ میں ہے۔ علاف مسائر الاکذب المنزلۃ فقد دخل

فیها التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن
ذالك لا یقدر علی احد من جمیع الخلق الانس والجن
ان یزید فیه او ینقص منه حرفا واحد اوکلمة
واحدة :۔

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف وتبدیل
نے دخل پایا اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن و
انسان کسی کی مجال نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں
اللہ تعالیٰ سورۃ حمٓ السجدۃ میں فرماتا ہے۔

وانه لکتب عزیزه یاتیه الباطل من بین
یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید ط
بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے۔ باطل کو
اس کی طرف اصلاً راہ نہیں نہ سامنے سے پیچھے سے یہ اُتارا
ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا....

تفسیر معالم التنزیل شریف طبع بمبئی جلد نمبر ۴ صـ ۳۵ میں ہے
قال قتادة والسدی الباطل هو الشیطان لا یستطیع
ان یغیر و یزید فیه او ینقص منه قال الزجاج معناه
انه محفوظ من ان ینقص منه فیما تیه الباطل من
بین یدیه او یزاد فیه فیاتیه الباطل من خلفه وعلی
هذا المعنی الباطل الزیادة والنقصان ط۔

یعنی قتادہ سدی مفسرین نے کہا۔ باطل کہ شیطان ہے
قرآن میں گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا زجاج نے کہا۔ باطل کہ

زیادت ونقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے کشف الاسرار امام اجل شیخ عبد العزیز بخاری شرح اصول امام ہما فخر الاسلام بزودی مطبوعہ قسطنطنیہ جلد نمبر ۳ صـ ۸۸، ۸۹ میں ہے۔

کان نسخ التلاوۃ والحکم جمیعاً جائزاً فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاما بعد وفاتہ فلا یجوز قال بعض الرافضۃ والماحدۃ ممن یشتر باظہار الاسلام وھو قاصد الیٰ فسادہ ھذا جائزۃ بعد وفاتہ ایضاً وزعموان فی القرآن کانت آیات فی امامۃ علی فی فضائل اہل البیت فکتمھا الصحابۃ فلم تبق باندراس زمانھم والدلیل علیٰ بطلان ھذا القول قولہ تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کذافی اصول الفقہ لشمس الائمۃ ملتقطاء۔

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں جائز تھا بعد وفات اقدس ممکن نہیں بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں۔

اور حقیقۃً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے۔ وہ بکتے ہیں۔ کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ

صحابہ نے چھپا ڈالیں ۔ جب وہ زمانہ مٹ گیا ۔ باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود ۔ قرآن اعظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول فقہ میں ہے امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں ۔

وکذالک من الکر القرآن او حرفا منہ او غیر شیئاً منہ او زاد فیہ ۔

یعنی اس طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن اعظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں کچھ بدلے یا اس موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتائے ۔ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱۷ میں ہے ۔

اعلم انی رایت فی مجمع البیان تفسیر الشیعۃ انہ ذھب بعض اصحابھم الی ان القرآن العیاذ باللہ کان زائداً علی ھذا المکتوب قد ذھب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذلک التفسیر ھذا القول فمن قال بھذا القول کافر لا فکارہ الضروری ۔

یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذاللہ اس موجود سے زائد تھا ۔ جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ ان کے

قصور جاتا رہا۔ اس مفسّر نے یہ قول اختیار نہ کیا جو اس کا قائل ہو کافر ہے۔ کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ کفر دوم۔ ان کا ہر متنفّس سیّدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے۔ باجماع مسلمین کافر بے دین ہے شفا شریف صد ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے۔ وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء۔

اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں۔ ان غالی رافضیوں جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔ امام اجل نودی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر کی اغلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صد ۴۲ میں کا شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں مولانا علی قاری شرح شفا مطبوع قسطنطنیہ جلد نمبر ۲ صد ۵۲۶ میں فرماتے ہیں۔

ھذا کفر صریح ۔ یہ کفر کھلا ہے منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی صد ۱۴۶ میں ہے

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے ولی نبی کے

مرتبے سے بڑھ جائے یہ کفر وضلالت ہے بے دینی اور جہالت ہے شرح مقاصد مطبوعہ قسطنطنیہ جلد نمبر ۲ صہ ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے۔

واللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من اولیاء۔

بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اوّل صہ ۲۱۵ میں ہے۔

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی۔

کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیائے سے افضل بتانا ہے۔ شرح عقائد نسفی مطبع قدیم صہ ۱۱۵ پھر طریقہ محمدیہ ندیہ صہ ۲۱۵ میں ہے۔

وللفظہما (تفضیل الوی علی النبی) مرسلا کان اولا اکفر وضلال کیف وھو تحقیر النبی بالنسبۃ علی اولی ولی درخرق الاجماع حیث جمع المسلمون علیٰ فضیلۃ النبی علیٰ الولی باختصارہ۔

ولی کو کسی ہی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے ارشاد الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۱ صہ ۱۷۵ میں ہے۔

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین ہے۔

رافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتووں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے۔

یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد روافض و رسالۂ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتا پور ۱۳۴۸ھ و ۱۸۶۷ء مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں۔

فتویٰ (۱) چہ میفر مانید مجتہدین دریں مسئلہ کو مرتبہ ولی مصطفےٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام اور سائر انبیائے سابقین علیہ السلام سوائے سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم افضل ست یا نہ بینوا و توجروا۔

الجواب: افضل ست واللہ یعلم ھو العلم ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتویٰ (۲) چہ میفر مانید دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریخ آیاتِ مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ الجواب ایں امر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل ست واللہ یعلم ھو العالم ۱۲۸۳ الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتویٰ (۳) مسئلہ دوم - مرتبہ اہل بیت نبوی صلوٰۃ اللہ

علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل ست یانہ:
الجواب :- البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ ار سائر انبیاء بلکہ رسولاں
اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ
زیادہ بود ورتبہ جناب امیرینز۔

سید علی محمد ۱۲۶۳

فتویٰ (۴) مسئلہ ہفتم دو قرآن بلکہ محرق ومحرف قرآن
در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین وعنوان
نظم قرآن مستغنی عن البیان دہم چنیں نقصان یعنی آیات وردہ
در فضیلت اہلبیت علیہم السّلام مدلول قرائن لبیار وآثارات
بے شمار۔

سید علی محمد ۱۲۶۳

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں اگر
بغرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں خالی الذہن بھی
ہو۔ تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اسے چارہ نہیں
اور بغرض باطل یہ بھی مان لیجئے، کوئی رافضی ایسا نکلے
جو اپنے مجتہدین کے فتوئے بھی نہ مانے تو الاقل
اتنا یقیناً ہوگا۔
کہ ان کے کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ
کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم پیشوا و مجتہد ہی

جانے لگا۔ اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے شفا شریف ص۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے۔

ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک او صحح مذہبہم و ان اظہر مع ذالک الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اظہر من خلاف ذالک۔

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں۔ ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے۔ یا ان کی تکفیر میں توقف کرے۔ یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی صحیح اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتانا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا۔ خود کافر ہے اسی کے ص۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد نمبر ۳ ص۳۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اوّل ص۳۰۰ اور فتاویٰ آخیریہ جلد اوّل ص۹۵،۹۴ اور مختار ص۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اوّل ص۶۱۸ میں ہے۔

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی۔ علامہ آفندی وشیخ السلام

عبد اللہ آفندی و علامہ حامدی عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم ہے ھؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر و من توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم مختصراً۔ یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ علامۃ الوجود مفتی ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کو اکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ ص۹۳ میں فرماتے ہیں۔

جمع علماء الاعصار علی ان من شك فی کفرھم کان کافراً۔

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ ان رافضیوں کے کفر میں جو شک کرے خود کافر ہے۔

والعیاذ باللہ تعالےٰ۔ تنبیہ جلیل مسلمانو اصل مدار ایمان ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں۔

یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کو نقص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا۔ کہ منکر یقیناً کافر ہے۔ مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی

نص قطعی نہ ملے گی۔

غائت یہ ہے کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ ۱۴ مصامع الحدید[۱۴] علیٰ خدا المنطق الجدید میں مذکور تو وجہ ہی ہے۔

کہ حدوث جمع ماسویٰ اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔

علامہ امام ابن حجر صـ۱۷ میں ہے۔

داد النودی فی الرفضیۃ ان الصواب تقیدہ بما اذا حجبہ مجمعاً علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص امکا۔

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود و محفوظ ہے باجماع مسلمین بلا کم وکاست وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی اسی کا ہر نقص و زیادت و تغیرہ تحریف سے مصئون و محفوظ اور اسی کا وعدہ حقہ، صادقہ انہ لہ لحافظون۔ میں مراد وملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین

سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ دندانِ غول کی خواہر پوشیدہ۔ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے۔

تسبیح الرحمٰن

مصنفہ

قبلہ علامہ سیّد احمد سعید کاظمی مدظلہٗ

انا لہٗ لحافظون۔ کا یہی مطلب ہے۔ یعنی مسلمانوں
سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص نامکمل پر کرائیں گے اور
اس اصل جعلی کوع برائے تہاون چہ سنگ وچہ زر کی کھوہ
میں چھپائیں گے۔ گویا حافضوں کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں
سے محفوظ رکھیں گے انہیں اس کی پرچھائیں نہ دکھائیں گے
بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے۔ اگرچہ
قرآن کتنا ہی بدل جائے مگر علم الٰہی و لوح محفوظ ہیں یقیناً
بدستور باقی ہے۔ حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی
پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔ توریت و انجیل درکنار مہمل سی مہمل
ردی سی ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے
سے نہ رہا۔ بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہے علم الٰہی و

تمام علماء کرام کی کتابیں
ہمارے کتب خانہ سے مل سکتی ہیں
تمام تفسیریں
ہر قسم کے قرآن مجید معرا مترجم تاج کمپنی
قاعدے و سیپارے
واعظ کی کتابیں
حکمت کی کتابیں
فارسی کی کتابیں
رمل نجوم اور جفر کی کتابیں
جنگنامہ شہادت کی کتابیں
صنعت و حرفت کی کتابیں
قصے اور کہانیاں وغیرہ
بہار شریعت مکمل
مدارج النبوۃ مکمل
کیمیائے سعادت
غنیۃ الطالبین
عوارف المعارف
تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی
فتاویٰ رضویہ اول، دوم
تفسیر نعیمی سات پارے
جاء الحق اول، دوم
شان حبیب الرحمٰن
مواعظ نعیمیہ تین حصے
بارہ تقریریں
خاک کربلا
اوراق غم
سوانح کربلا
بہشتی زیور
جمال اولیاء
انفاس العارفین فارسی
قصص الانبیاء کلاں
تذکرۃ الاولیاء
کشف المحجوب
تذکرہ غوثیہ
وعظ مولوی شبیر سیا
خطبات
سچی حکایات پانچ
نئی تقریریں
نافع الخلائق
کنز الحسین
شمع شبستان رضا د
گنجینۂ عملیات
حرز سلیمانی
مصر کا جادو
کالا جادو
شاہ نامہ کربلا
جنگ حامد
داستان امیر حمزہ
ملنے کا پتہ: اسلامی کتب خانہ چکوا